**استفتاء :**

کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ سفیر مدرسہ کے چندہ میں سے کتنا حصہ لے سکتا ہے ؟ بعض آدھا لیتے ہیں اور بعض تہائی، مہربانی فرما کر راہنمائی فرمائیں۔

سائل : محمد اصغر، سلانوالی، ضلع سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلّماً

اجرت طے کئے بغیر فیصد کے اعتبار سے نصف، تہائی یا چوتھائی پر چندہ کرنا کہ جو چندہ وصول ہوا چندہ کرنے والا اس میں سے اتنا حصہ بطور کمیشن رکھے گا، یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ معاملہ اجارہ کا ہے اور اجارہ کے صحیح ہونے کے لیے اجرت کا معلوم ہونا ضروری ہے، جبکہ یہاں اجرت مجہول ہے، اور دوسری بات یہ ہے کہ اس میں اجیر (چندہ کرنے والے) کے عمل سے حاصل ہونے والی چیز کو اجرت بنایا ہے، حالانکہ اجیر کے عمل سے حاصل ہونے والی چیز کو اجرت بنانا درست نہیں، لہٰذا ان دو وجوہات کی بنا پر یہ معاملہ شرعاً جائز نہیں ہے۔ اور اس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بہت سے لوگ زکاۃ وغیرہ صدقاتِ واجبہ بھی دیتے ہیں جبکہ سفرا چندہ دہندگان کے وکیل ہوتے ہیں، لہٰذا اگر انہوں نے چندہ کی پوری رقم مدرسہ میں پہنچادی تو چندہ دہندگان کی زکاۃ ادا ہو جائے گئی، اور اگر رقم مدرسہ میں نہ پہنچائی بلکہ درمیان میں ہی اپنے کمیشن کی رقم رکھ لی تو پھر چندہ دہندہ کی زکاۃ ادا نہ ہوگی۔

اس عمل کے جواز کی یہ صورت اختیار کی جا سکتی ہے کہ ادارہ یہ طے کردے کہ اتنا چندہ لے کر آئے تو اتنا انعام الگ سے دیا جائے گا مثلاً ایک ہزار روپے لائے تو پچاس روپے بطور انعام کے دیے جائیں گے، یا

یہ ہے کہ چندہ کرنے والے کی یومیہ یا ماہانہ اجرت طے ہو، یہ طے نہ ہو کہ اسی رقم میں سے اجرت دی جائے گی جو چندہ کر کے لائے۔

**فی الدر المختار مع رد المحتار (كتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، 48،56/6 ایچ ایم سعید، کراتشی)**

وتفسد الإجارة بجهالة المسمى كله أوبعضه...............................

(ولو) (دفع غزلا لآخر لينسجه له بنصفه) أي بنصف الغزل

(أو استأجر بغلا ليحمل طعامه ببعضه أو ثورا ليطحن بره ببعض دقيقه) فسدت في الكل؛ لأنه استأجره بجزء من عمله، والأصل في ذلك نهيه - صلى الله عليه وسلم - عن قفيز الطحان وقدمناه في بيع الوفاء. والحيلة أن يفرز الأجر أولا أو يسمي قفيزا بلا تعيين ثم يعطيه قفيزا منه فيجوز۔فقط واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب و علمه أتم و أحكم۔

**کتبہ : عبدالصمد ساجد عفا عنہ الاحد الماجد**

**معین دارالافتاء جامعہ حقانیہ، ساہیوال، سرگودھا**

4 صفر المظفر1440ھ

احقر کے خیال میں زیادہ بہتر یہی ہے کہ یومیہ یا ماہانہ اجرت طے کرلی جائے اور چندہ سے دینے کی شرط نہ لگائی جائے فالجواب صحیح و عندی هذا الرأي نجیح ۔

**احقر عبدالقدوس ترمذي غفرلہ**

**دارالافتاء جامعہ حقانیہ ساہیوال، سرگودھا**

13/صفر الخیر/1440ھ